۱

جب رن میں باغِ فاطمہؑ زہراؑ اُجڑ چکا بیووں سے کربلا کا مسافر بچھڑ چکا
بن بن کے کارخانۂ حیدرؑ بگڑ چکا گھر گھر ریاضِ خلد میں کہرام پڑ چکا
ہے ہے رسن میں بازوئے سادات بندھ گئے
مشکل کشا کی بیٹیوں کے ہاتھ بندھ گئے

۲

بےگور رہ گیا تنِ اطہر حسینؑ کا مقتل سے سوئے شام چلا سر حسینؑ کا
وہ طوقِ خاردار وہ دلبر حسینؑ کا سر ننگے ساتھ ساتھ تھا سب گھر حسینؑ کا
کہتی چلی سکینہ یہ سوکھی زبان سے
چھلتا ہے میرا ننھا گلا ریسمان سے

۳

جب محفلِ یزید میں اہلِ حرم گئے بالوں سے منہ چھپائے اسیرِ الم گئے
آگے کبھی بڑھے کبھی شرما کے تھم گئے نیزوں پہ فرقِ فوجِ امامِ امم گئے
غل تھا زہے عروجِ شہِ نامدار کا
نیزہ پہ سر ہے دوشِ نبیؐ کے سوار کا

۴

پہنچا جو بزم میں سرِ سلطانِ بحر و بر حاکم کو جا کے نذر دیا شمر نے وہ سر
خوش ہو کے بےحیا نے حقارت سے کی نظر بولا بصد غرور و تکبر وہ بد گُہر
دل چاہتا ہے کوئی نیا ظلم و جور ہو
مرنے پہ بھی حسینؑ کی توہین اور ہو

۵

یہ سن کے شمر فرقِ مطہر کو لے چلا گلزار فاطمہ کے گُلِ تر کو لے چلا
قرآنِ رحلِ زانوئے حیدرؑ کو لے چلا یا عرشِ ذُوالجلال کے اختر کو لے چلا
نۂ آسمان جُھک گئے شہ کے سلام کو
نیزہ نے سر چڑھا لیا فرقِ امام کو

www.emarsiya.com

٦

بیتاب فرطِ غم سے تھے یحیائے خوش سیر یعقوب نزدِ یوسفِ زہراؑ بچشم تر
قربان تھے ذبیح بھی بیکس کی شان پر حیدرؑ تھے دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے جگر
بیتاب خود رسولِ ملائک صفات تھے
زہرا کا ہاتھ تھامے ہوئے ساتھ ساتھ تھے ٧

تابندہ ہے جبینِ شہِ آسماں جناب یا ضو فشاں ہے مہرِ رسالت کا آفتاب
روشن ہے دن میں شمعِ شبستانِ بوتراب بے شیر کے لہو سے جو داڑھی پہ ہے خضاب
بدلا ہے رنگ، گلشنِ دنیائے زشت کا
نخلِ سناں پہ پھول کہلا ہے بہشت کا ٨

تاباں ہوا جو نورِ جبینِ امامِ دیں گردوں بنی زمین تو ذرّے مہِ مُبیں
گویا تھا غیرتِ خطِ ابیض خطِ جبیں غُل تھا کہ آفتاب میں یہ روشنی نہیں
فوقِ شہِ ہدا سے یہ جلوہ عیاں ہوا
روشن زمیں پہ رازِ دلِ آسماں ہوا ٩

بدلا ہوا ہے خاک کے ذرّوں کا بھی مزاج بڑھ بڑھ کے مانگتے ہیں شہِ خاوری سے باج
آنکھیں کھلیں ثوابت و سیار کی بھی آج اب کور کو نہیں ہے بصارت کی احتیاج
بخشی یہ دل کے نور نے طلعت نجوم کو
مطلق رہی نہ آنکھوں کی حاجت نجوم کو ١٠

وہ ضو ہے آفتابِ نبوت کے ماہ میں پھرتی ہے شمعِ طورِ فلک کی نگاہ میں
قطرے لہو کے لب سے جو ٹپکے ہیں راہ میں جنت کے گل کھلے ہیں جہانِ سیاہ میں
غل ہے کمال دیکھئے جانِ بتولؑ کا
کیا لعل اُگل رہا ہے نواسہ رسول کا

www.emarsiya.com

۱۱
یہ حُسنِ بے مثال ہے یا جلوۂ وَدود کیا اس کے آگے مہرِ منور کی ہَست و بود
گر دیکھ پایۂ کعبۂ اَبرو کی یہ نمود گردوں پہ طوف فرض کرے واجب الوجود
دل سے جو بہرِ رویتِ ابرو رجوع ہو
فوراً ہلال چرخ پہ واجب رکوع ہو

۱۲
کس طرح وصفِ چہرۂ انور کروں بیاں عرش بریں ہے لوحِ جبینِ شہِ زماں
جُٹی بھووں پہ مسجدِ اقصیٰ کا ہے گماں بینیٔ پُر ضیاء سے یہ مضموں ہوا عیاں
خالق کے آگے بہرِ دعا ہیں کھڑے ہوئے
محراب میں رسولؐ خدا ہیں کھڑے ہوئے

۱۳
نونِ نبیؐ ہے ابروئے شاہنشہِ انام صادِ صلوٰۃ دیدۂ حق بیں ہے لا کلام
بینی کے بھی الف کا سنیں راز خاص و عام ایما ہے سوئے آلِ رسولِ فلک مقام
یعنی رسولِ رب سے نہ ان کو جدا کہو
باہم نبی و آل پہ صلِ علیٰ کہو

۱۴
عاشور کی سحر ہے، جبینِ شہِ ہدا جس کا خیال ہے، سببِ گریہ و بُکا
تر ہے جو خوں سے چہرۂ سلطانِ کبریا پلکیں اُٹھا کے انگلیاں دیتی ہیں یہ صدا
جس کو نظارۂ رخِ شاہِ حجاز ہو
کیونکر نہ اُس پہ فرضِ گہن کی نماز ہو

۱۵
آتی ہے فاطمہؑ کی یہ آواز بار بار اے میرے بےکفن تری غربت کے میں نثار
تربت میں بھی نہ چین سے سوئی یہ دلفگار واحسرتا کہ سر کو نہیں ایک جا قرار
پھرتی ہوں ساتھ ساتھ ترے شہرِ شام میں
بازار میں کبھی کبھی دربارِ عام میں

www.emarsiya.com

١٦

اللہ رے بے کسیٔ شہنشاہِ بحر و بر اپنوں کا ذکر کیا کہ عدو بھی تھے نوحہ گر
کہتے تھے یہ غریب پہ بیداد الحذر ہے ہے یہ کس کے سر کو پھراتے ہیں در بدر
مہتاب سی جبیں کا چمکنا تو دیکھئے
حسرت بھری نگاہ سے تکنا تو دیکھئے ١٧

کہتا تھا سر جو عرش کا تارا ہے، میں وہ ہوں بے جرم جس کے سر کو اتارا ہے، میں وہ ہوں
اصغر کو جس نے شیعوں پہ وارا ہے میں وہ ہوں جس کے جوان بیٹے کو مارا ہے میں وہ ہوں
بے کس ہوں تشنہ کام ہوں آفت نصیب ہوں
غربت بھی جس پہ روتی ہے میں وہ غریب ہوں ١٨

دن رات مجھ پہ ظلم کریں بانیٔ ستم حاشا مجھے نہ کوئی شکایت نہ کچھ الم
پر غم یہ ہے کہ قید میں ہیں جاں بلب حرم بچے بھی بہرِ آب تڑپتے ہیں دم بدم
اس کا تو ذکر کیا ہے کہ آب و غذا نہیں
بیمارِ ناتواں کو میسر دوا نہیں ١٩

اس بے بے کسی پہ غیروں کی حالت بھی تھی تباہ منہ اپنا پھیر پھیر کے روتے تھے رو سیاہ
تھا جلوہ گر جو نیزے پہ خیر النساء کا ماہ سر پیٹتے تھے قبر میں پیغمبرِ الٰہ
غش مرتضٰی تھے بنتِ نبیؑ بے حواس تھیں
نیزہ کے ساتھ تھیں کبھی زینبؑ کے پاس تھیں ٢٠

اب نخل بندِ باغچۂ الفتِ و ولا پروانۂ چراغِ رخِ شاہِ لا فتا
کرتے ہیں یوں بیان محبانِ مرتضیٰؑ جب گلشنِ علیؑ و پیمبرؐ خزاں ہوا
میدانِ حرب و ضرب میں تیغوں کی بار آئی
گلزارِ انتقام میں فصلِ بہار آئی

www.emarsiya.com

٢١

مومن گھروں سے نکلے، پریشان و دردناک　سینوں میں داغ آنکھوں میں آنسو سروں پہ خاک
دامن بھی تار تار گریباں بھی چاک چاک　ظاہر رخوں سے الفتِ سبطِ رسولِ پاک
ہر ماہ رو کے پاس حسامِ ہلال تھی
ہر مہروش کے ہاتھ میں سورج کی ڈھال تھی　٢٢

یثرب کی سمت کچھ پئے آہ و بکا چلے　کچھ لوگ بہر دفنِ امامِ ہدا چلے
کچھ بہر نصرتِ حرمِ مصطفیٰؐ چلے　عابد کے اشتیاق میں کچھ باوفا چلے
کچھ آئے فرقِ شاہِ مدینہ کے واسطے
کچھ گوشوارے لائے سکینہؑ کے واسطے　٢٣

اک عاشقِ امام عجب اہلِ درد تھا　یکتا تھا بے کسی میں تو غربت میں فرد تھا
مومن تھا باوفا تھا بہادر تھا مرد تھا　صدمے سے صورتِ گل خورشید زرد تھا
سوچا یہ اپنے دل مین وہ عاشق امام کا
دفنائے سر حسین علیہ السلام کا　٢٤

ناگاہ ولولے نے ندا دی بصد ولا　چل جلد سر کے بل کہ یہی ہے رہے رضا
ہاتف پکارا پشت پہ ہے نصرتِ خدا　آدم نے دی صدا تری ہمت کے میں فدا
پھرتا ہے در بدر سر اطہر حسینؑ کا
پہنچا دے سر نجف میں میرے نورِ عین کا　٢٥

خضرِ رہِ رضا ہوئی شبیرؑ کی ولا　پچھلے سے شام کو وہ چراغِ سحر چلا
ہمت جلو میں پشت پہ تائیدِ کبریا　آنکھیں بچھائیں پاؤں کے چھالوں نے جا بجا
آنسو رواں تھے آنکھوں سے دل بے قرار تھا
خضرِ رہِ جناں اسے ہر ایک خار تھا

www.emarsiya.com

۲۶
داخل ہوا جو شام میں وہ عاشقِ الٰہ پھرتا تھا چار سمت کو جویائے فرقِ شاہ
آخر سنا وہ حال کہ حالت ہوئی تباہ یعنی کنویں میں ہے شہِ بیر العلم کا ماہ
اک تازہ داغ قلبِ رسولِ زمن میں ہے
۲۷ خورشیدِ آسمانِ امامت گہن میں ہے

یہ سُن کے نوحہ گر جو وہ اہلِ وفا ہوا خضرِ ولائے شاہِ نجف رہنُما ہوا
تدبیر سے جو حاکمِ شام آشنا ہوا ظلمت کا اور نور کا گھر ایک جا ہوا
طوفانِ غم میں نوحِ خدائے جلیل تھا
۲۸ نمرودیوں کی بزم میں گویا خلیل تھا

رہزن سے پایا منزلِ مقصود کا سُراغ شدادِ بد نہاد سے پا پُر بہار باغ
ظُلمت سے نور، خار سے گل، غول سے چراغ مؤمن کو بادہ کش سے ملا خلد کا ایاغ
یہ اعتبار ہو گیا اُس نیک نام کا
۲۹ حافظ ہوا وہ مصحفِ فرقِ امام کا

ہر دم تھا نور عین نبی کا نگاہ بیاں بالائے چاہ آنکھ سے دریائے خوں رواں
سنتا تھا بار بار یہی نالہ و فغاں ہے ہے مرے غریب فدا تجھ پہ ہو یہ ماں
ایسا بھی غم نصیب کوئی ہے زمانے میں
۳۰ خود ہے کنویں میں بند، بہن قید خانے میں

اترا کنویں میں مومن کامل بڑھی جو چاہ خورشید فاطمہؑ ہوا طالع بفر و جاہ
یعنی ملا مُحب کو سرِ شاہِ دیں پناہ یوسف کے ہجر میں ہوئی پُر آب چشمِ چاہ
قوت تھی یہ ولا کی محبت کا زور تھا
کوثر تک اس کی ہمتِ عالی کا شور تھا

www.emarsiya.com

۳۱

اک غل اُٹھا صدف سے وہ تاباں ہوا گہر نکلے وہ بطن حوت سے یونس بکر و فر
لو پردۂ افق سے نمایاں ہوئی سحر کوثر سے آب، پھولوں سے بو نخل سے ثمر

بولے نجوم چرخ سے، مردم نگاہ سے
۳۲ نکلا علیؑ کا چاند وہ ابرِ سیاہ سے

محبس سے نکلا یوں وہ گلِ گلشنِ نبیؐ جس طرح نخلِ طور سے انوارِ ایزدی
نکلے مقطعات سے یا معنیٔ خفی یا شیعوں کی زباں سے مشکل میں یا علیؑ

مغرب سے آفتابِ منور عیاں ہوا
۳۳ پردہ سے دستِ قدرتِ داور عیاں ہوا

رومال میں چھپا کے گل تر کو لے چلا سر پیٹتا ہوا سرِ سرور کو لے چلا
مومن دم سحر، مہ انور کو لے چلا شمعون شمعِ تربتِ حیدرؑ کو لے چلا

ماتم کیا کبھی کبھی محو فغاں ہوا
۳۴ آنسو کی طرح وادیٔ غم میں رواں ہوا

اہلِ حرم کو سر یہ پکارا بچشم تر محجوب تم سے ہے اسد اللہ کا پسر
تم میرے ساتھ شام تک آئے برہنہ سر بھولے گا تابہ حشر نہ یہ سوختہ جگر

ہر دکھ میں خوب حق محبت ادا کیا
۳۵ فاقوں میں دُرّے کھا کے نہ تم نے گلا کیا

گو جستجو میں اس کی رہی شام کی سپاہ مایوس ہو کے پھر گئے یوں دشمنِ الہ
جیسے حسینؑ سے پسر سعد کی نگاہ مومن نے مثلِ تیغِ علیؑ قطع کی وہ راہ

دل سے غلامِ بادشہِ قلعہ گیر تھا
قنبر روانہ ہوئے جنابِ امیرؑ تھا

www.emarsiya.com

٣٦

ناگاہ اک مقام پہ اس کا گزر ہوا   آنکھوں کو آئی صاف نظر قدرتِ خدا
دیکھا مقیم ہے کوئی بانوئے مہ لقا   وہ آفتابِ رو ہے تو، منزل فلک نما
طاعت پہ دل رجوع تھا اس رشکِ ماہ کا
دم بھرتی تھی مسیحؑ فلک بارگاہ کا ٣٧

بخشا تھا اس کو حق نے ہر اک رنج سے فراغ   دل بھی تھا شاد شاد طبیعت بھی باغ باغ
چالیس لونڈیاں تھیں کہ روشن چہل چراغ   رُخ کی ضیا سے تھا دلِ ماہِ مبین میں داغ
غل تھا یہ حُسن اور حسینوں کو کب ملا
خورشید اس کو نام، تو بانو لقب ملا ٣٨

شب کو ہوئی جو زیب وہ مجلسِ طرَب   آئی ندائے حضرتِ مریمؑ کہ ہے غضب
تو جشن میں شریک ہے ہم موردِ تعب   کر فکرِ میہمانیٔ فخرِ مسیحؑ رَب
بھولی ہے تو خوشی میں ہمارے ملال کو
ہم رو رہے ہیں اپنی خزادی کے لال کو ٣٩

سنتے ہی اس صدا کے لرزنے لگے جگر   خیمے سے دوڑیں چند خواصین ادھر ادھر
صحرا میں اک عجیب مسافر پڑا نظر   آفت رسیدہ چاک گر بیان و نوحہ گر
ہاتھوں کی ضو سے جلوۂ مہتاب گود ہے
خورشید کی بھی گرمیٔ بازار سرد ہے ٤٠

بانو کو پھر پکاریں کہ تشریف جلا لاؤ   اک طرفہ ماجرا ہے، میں قربان یاں تو آؤ
کہتی ہوئی وہ آئی کہ کیا ہے مجھے بتاؤ   دیکھی وہ ضو کہ دل نے کہا، اب نہ یاں لے جاؤ
جاری تھا العجب، کہ دَمہ کی زبان پر
کہتے تھے ہم زمیں پہ ہیں یا آسمان پر

www.emarsiya.com

۴۱
چلائی اک کنیز کہ مجھ کو ہے یہ عجب   خورشید کس طرح ہوا ضو بار وقتِ شب
بولی کوئی کہ مہر میں یہ روشنی ہے کب   ہے دستِ جبرئیل میں قندیلِ عرشِ رب
بولی کوئی مسیح وہ گردوں جناب ہے
انجیل میں اٹھاتی ہوں، یہ آفتاب ہے

۴۲
مومن سے آخرش ہوئی گویا، وہ خوش بیاں   بتلا کہ پارچہ میں یہ کیا چیز ہے نہاں
بولا میں عندلیب ہوں یہ ہے گلِ جناں   چلائی وہ کہ پھول میں یہ روشنی کہاں
یہ چاندنی کا پھول ہے یہ ماہتاب ہے
یہ آفتاب ہے کہ گُل آفتاب ہے

۴۳
اچھا یہ پھول ہی سہی اے مردِ باوفا   بدلے میں گنج لے زرِ خورشید سے سوا
بولا خموش ہو نہ زباں پر یہ حرف لا   یہ پھول وہ ہے جس پہ گُلِ مہر ہے فدا
بیعانہ کوئی دے نہیں سکتا خدائی میں
تو باغِ خُلد دے گا خدا رونمائی میں

۴۴
یہ مال وہ نہیں ہے جو انساں کے ہاتھ آئے   یہ لعل وہ نہیں جو بدخشاں کے ہاتھ آئے
یہ پھول وہ نہیں جو گلستاں کے ہاتھ آئے   یہ وہ نگیں نہیں جو سلیماں کے ہاتھ آئے
آنکھیں کھلیں، جو دیکھ لے اہلِ نظر کوئی
یوسف نہیں کہ جس کو خریدے بشر کوئی

۴۵
اس تذکرہ سے اور بھی حیرت سوا ہوئی   مشتاقِ سیرِ گُل وہ زنِ پارسا ہوئی
گویا ہزار جان سے بلبل فدا ہوئی   مومن سے ہاتھ جوڑ کے بولی خطا ہوئی
ارمان ہے کہ یہ گُل بےخار دیکھ لوں
اس پھول کو میں آنکھ سے اک بار دیکھ لوں

www.emarsiya.com

۴۶

اس نے کہا یہ گُل نہ کس کو دکھاوں گا   اس پھول کو مزارِ علیؑ پر چڑھاوں گا
مولا سے آج میں گُلِ مقصود پاوں گا   جس دم قریبِ روضۂ پُر نور جاوں گا
حیرت مرے وقار پہ ہو گی خدائی کو
آئیں گے بوتراب مری پیشوائی کو ۴۷

چلائی وہ کہ جائیو لیکن دمِ سحر   آرام لے ٹھہر کے ذرا، اے نکو سیر
ظاہر ہے صاف رخ سے ترے زحمتِ سفر   یہ سن کے میہماں ہوا وہ غیرتِ قمر
خیمہ میں اُس کے جلوۂ فرقِ ذبیح تھا
نصرانیہ کے گھر میں جلوسِ مسیح تھا ۴۸

آیا تھا منزلوں سے وہ جو رشکِ ماہتاب   مثلِ نصیبِ فاطمہؑ سویا وہ دل کباب
بانو کو تھا جنابِ زُلیخا کا اضطراب   دل کو بہ رنگِ زُلفِ پریشاں تھا پیچ و تاب
رعشہ میں فرطِ غم سے وہ عصمت مآب تھی
خورشید بانو آئینہ آفتاب تھی ۴۹

مانندِ عندلیب، پھڑکتی تھی دمبدم   اُس گُل کے غم سے دل میں کھٹکتا تھا خارِ غم
راحت گزیں جہاں تھا مُحبِ شہِ اُمم   جاتی تھی یہ نظر کی طرح، واں بچشمِ نم
دل میں ہزار خارِ تمنا بھرے ہوئے
پھرتی تھی دونوں ہاتھ جگر پر دھرے ہوئے ۵۰

سیماب کی طرح سے کسی جا نہ تھا قرار   مانندِ شمع سر کو وہ دُھنتی تھی بار بار
گہہ چار سمت دیکھ کے ہوتی تھی اشکبار   کہتی تھی نالہ کش ہے یہاں کون سوگوار
چھریاں جگر پہ چل گئیں اللہ کیا کروں
ہے ہے حسینؑ کس نے کہا آہ کیا کروں

www.emarsiya.com

۵۱

جھپکی ذرا جو آنکھ ہوئی اور بے قرار　بیساختہ یہ چونک کے بولی وہ دلفگار
لوگو یقیں ہے اب نہ جیوں گی میں زینہار　اپنے نبیؐ کو خواب میں دیکھا بحال زار
آنکھوں میں اشکِ خوں سرِ انور پہ خاک ہے
دامن پھٹا ہوا ہے گریبان چاک ہے　۵۲

سینہ پہ ہاتھ، گیسوؤں پر خاک، مُنہ اداس　بیتاب، بے قرار، پریشان، بے حواس
رخ سے عیاں تھا صاف کہ صدمہ ہے بے قیاس　گویا نبی تھے رنج سے تصویر درد و یاس
دیکھا جو ان کی سمت کو اس دل کباب نے
خود روئے اور مجھے بھی رُلایا جناب نے　۵۳

کہنے لگے کہ تو مری امت میں کیا نہیں　میں رو رہاں ہوں اور تو محو بکا
ہے آسماں پہ اور ترے گھر میں عزا نہیں　بالوں پہ خاک فرق پہ کالی ردا نہیں
مارا گیا ہے لال رسالت پناہ کا
فرقِ مبارک آیا ہے اُس بے گناہ　۵۴

یہ سن کے لونڈیاں متردد ہوئیں تمام　بولی یہ اک مصاحبِ بانوئے پہ نیک نام
لو پھول ہے ہوا پہ معلق بہ احتشام　سنئے ذرا کہ پھول سے پیدا ہے یہ کلام
اے بابا گھر لٹا دیا امت کے واسطے
آتا ہوں سر کے بل میں زیارت کے واسطے　۵۵

خاموش سب ہوئیں کہ سُنیں پھولوں کی صدا　سُنتی ہیں کیا کہ اے مرے ہادی و رہنما
حضرت کی اِس غلام نوازی کے میں فدا　اپنے کرم سے ذبح کی مشکل کو حل کیا
کب سے ہوں بیقرار میں حضرت کے واسطے
اب جلد یاد کیجئے خدمت کے واسطے

www.emarsiya.com

۵۶

اترا ہوا ہے پھر وہ گُل تر بفر و جاہ　　مومن کی سمت شوق میں دوڑی یہ رشکِ ماہ
لے کر وہ پھول واں سے پھری صورتِ نگاہ　　دیکھا وہ طُرفہ حال کہ حالت ہوئی تباہ
غنچہ نظر پڑا، نہ گُل تر نظر پڑا
زخموں سے چور، اک سرِ انور نظر پڑا

۵۷

چلائی غم سے چاک جگر ہے، میں کیا کروں　　کس عاشق خدا کا یہ سر ہے، میں کیا کروں
ہے ہے یہ کس کا نورِ نظر ہے، میں کیا کروں　　ہونٹوں پہ تشنگی کا اثر ہے، میں کیا کروں
ایسا ستم کسی نے کسی پر کیا نہیں
شاید کہ وقتِ قتل بھی پانی دیا نہیں

۵۸

اے سر تو کس کا گیسوؤں والا تھا ہائے ہائے　　کس بے نصیب نے تجھے پالا تھا ہائے ہائے
سایہ میں کس کے ہوش سنبھالا تھا ہائے ہائے　　تو کس کے اوجڑے گھر کا اوجالا تھا ہائے ہائے
کچھ تو زباں سے کہہ کہ مرا غیر حال ہے
شہزادۂ مسیح تو کس ماں کا لال ہے

۵۹

غربت کو دیکھ کر مری حالت تباہ ہے　　صورت سے یہ عیاں ہے کہ تو بے گناہ ہے
کس جا ترا وطن ہے کہاں قتل گاہ ہے　　کیوں بار بار لب پہ ترے آہ آہ ہے
کچھ منہ سے کہہ جو ہو تجھے یارا بیان کا
کیا دل میں داغ ہے کسی کڑیل جوان کا

۶۰

ہالے کی طرح گرد ہوئیں لونڈیاں شتاب　　وہ فرق درمیان میں تھا مثلِ ماہتاب
ماتم کیا ہر ایک نے بادیدۂ پُرآب　　بسمل صفت تڑپتی تھی بانوئے دل کباب
کہتی تھی دل پہ شدتِ غم لا کلام ہے
کس کا تو نورِ عین ہے، کیا تیرا نام ہے

www.emarsiya.com

۶۱

پوچھا جو سر سے نام تو پیدا ہوئی صدا پائے ہیں جو خطاب بتاوں اُنہیں میں کیا
بے مونس و مسافر و مہمانِ کربلا بیکس، غریب، تشنہ دہن، کشتۂ جفا

حیدرؑ کا لال فاطمہؑ کا نور عین ہوں
عیسیٰؑ ہیں جس کے غم میں وہی میں حسینؑ ہوں

۶۲

مجھ سا ستم رسیدہ کوئی دوسرا نہیں میں وہ ہوں جس کے رنج کی کچھ انتہا نہیں
میں وہ ہوں جس کو گورو کفن تک ملا نہیں میں وہ ہوں جس کی بہنوں کے سر پر ردا نہیں

مظلوم کوئی مجھ سا نہ ہو گا زمانہ میں
مہماں میں تیرے گھر ہوں، حرم قید خانہ میں

۶۳

میں وہ ہوں جس کو خوب رُلایا لعینوں نے میں وہ ہوں جس کا خون بہایا لعینوں نے
میں وہ ہوں جس کے گھر کو جلایا لعینوں نے میں وہ ہوں جس کے سر کو پھرایا لعینوں نے

میں وہ ہوں جس کی دشمنِ جاں سب خدائی ہے
میں وہ ہوں جس کے لال کو برچھی لگائی ہے

۶۴

سر پیٹ کر وہ بولی کہ دل پائمال ہے صاف اپنا نام لے کہ مرا غیر حال ہے
اے فرقِ پاک کیا تو محمدؐ کی آل ہے قربان جاوں کیا تو ہی زہراؑ کا لال ہے

آئی صدا کہ بندۂ ربُّ الانام ہے
بیکس حسینؑ ابن علیؑ میرا نام ہے

۶۵

سُنتا یہ تھا کہ غش وہ خوش ایمان ہو گئی چونکی تو فرقِ پاک پہ قربان ہو گئی
سر کی کرامتوں پہ جو حیران ہو گئی فورا بصدق دل وہ مسلماں ہو گئی

تازہ یہ معجزہ شہِ دیں نے دکھا دیا
سوکھی زباں سے اسے کلمہ پڑھا دیا

www.emarsiya.com

۶۶

نصرانیہ نے حق ضیافت ادا کیا زہراؑ کے نور عین کا ماتم بپا کیا
جنگل میں خیمہ گاہ کو ماتم سرا کیا شورُوبکا سے عرشِ الٰہی ہلا کیا
جاتی تھی آسماں پہ صدا شور وشین کی
پہلی وہی تھی مجلسِ ماتم حسینؑ کی

۶۷

شہ کی عزا میں محو تھی بانوئے نیک نام ماتم سے ناتواں ہوئیں جب لونڈیاں تمام
اُلجھا دیئے طنابوں میں گیسوئے مُشک نام اک شور تھا کہ ہائے حسینؑ فلک مقام
ماتم کے غل نے طائروں کے ہوش کھو دیئے
ہے ہے حسینؑ سُن کے پرندے بھی رو دیئے

۶۸

سینوں میں فرطِ غم سے دلِ زار ہل گئے ماتم کے غل سے وادی و کہسار ہل گئے
تھرائی یوں زمیں کہ سب اشجار ہل گئے افلاک کے طبق بھی سب اکبار ہل گئے
آنکھوں سے نہریں اشکوں کی اکدم میں بہہ گئیں
زلفیں لپٹ لپٹ کے طنابوں میں رہ گئیں

۶۹

ہوتے ہی صبح، عاشقِ سلطانِ خاص و عام راہی ہوا نجف کی طرف با صدا احترام
چلنے پہ مستعد ہوئی بانوئے نیک نام ہے ہے حسینؑ کہہ کے چلیں لونڈیاں تمام
گریاں ہر اک کنیز تھی اس نوحہ گر کے ساتھ
تھا آنسوؤں کا قافلہ شمعِ سحر کے ساتھ

۷۰

پہنچا قریب قبرِ علیؑ جب وہ باوفا دو شخص پیشوائی کو آئے برہنہ پا
خاکِ عزا جبیں پہ گریباں پھٹا ہوا آنکھوں میں اشک، لب پہ فغاں ہاتھ میں عصا
دل چاک ہے قبائے بدن تار تار ہے
چہروں سے صاف صورتِ غم آشکار ہے

www.emarsiya.com

۷۱

طالب ہوئے جو سر کے تو بولا وہ نوحہ گر   دوں‌گا علیؑ کو فرقِ شہنشاہِ بحروبر
وہ بولے دل میں خوف نہ کر اے نکوسیر   میں نوحِ خاکسار ہوں اور یہ ابوالبشر
تُربت میں بوترابؑ کا دل بیقرار ہے
تاخیر اب نہ کر کہ ترا انتظار ہے ۷۲

یہ سُن کے ایک ہاتھ سے سر پیٹتا چلا   فریاد کے لئے سوئے مشکل کشا چلا
پیچھے تمام قافلہ محوِ بُکا چلا   رو کر سرِ حسینؑ یہ کہتا ہوا چلا
بابا اب آیئے مری امداد کے لئے
بیکس حسینؑ آتا ہے فریاد کے لئے ۷۳

پہنچا ضریحِ پاک پہ جسدم وہ نیک ذات   تربت سے کانپتے ہوئے نکلے علیؑ کے ہاتھ
فرمایا لا غریب کا سر اے ملک صفات   میں نے تڑپ کے قبر میں کاٹی ہے غم کی رات
مریم جناں سے پُرسے کو تشریف لائی ہیں
منہ ڈھانپ لے کہ فاطمہؑ زہرا بھی آئی ہیں ۷۴

چلایا سر کہ اے شہِ ابرار اسلام   بابا تُمھاری آل ہے قیدی میانِ شام
بابا یہ دلفگار ہے ہفتم سے تشنہ کام   امت پہ نانا جان کی قرباں ہوا غلام
اب تک ہے میری ریش پہ خوں بےزبان کا
برچھی سے دل چھدا مرے کڑیل جوان کا ۷۵

کیا بیکسیٔ آلِ پیمبرؐ بیاں کروں   کیا ظلم و جورِ شمرِ ستمگر بیاں کروں
کیا سرگزشتِ زینبِ مضطر بیاں کروں   حضرت کو شرم آئے گی کیونکر بیاں کروں
زینبؑ کے سر سے چھن گئی چادر بتولؑ کی
دل تھام لو قسم تمھیں روحِ رسولؑ کی

www.emarsiya.com

۷۶

اے بزمؔ بس کہ بزم میں محشر بپا ہوا خوش تجھ سے مصطفیٰؐ ہوئے راضی خدا ہوا
کیا تیرے حال پر کرمِ مرتضیٰ ہوا اب تاجدار کشورِ مدح و ثنا ہوا
ایک ایک لفظ مرثیہ کا انتخاب ہے
تو بے نظیر ہے تو سخن لا جواب ہے

www.emarsiya.com